سلام

شہ کی میثاقِ ازل حسنِ وفا ہوکر رہی
عشق کا حق غیر فانی معجزا ہوکر رہی

تھی ہی تمہیدِ قیامت شہ سے بیعت کی طلب
یہ قیامت ایک دن آخر بپا ہوکر رہی

حُر نے شہ کی راہ روکی تھی مگر عاشور کو
شکل بدلی بے وفائی نے، وفا ہوکر رہی

محو کر دیتی ہے یادِ کربلا دنیا کے غم
ہوک اُٹھی اور سارے دردوں کی دوا ہوکر رہی

یوں علانیہ شہادت حضرتِ شبیرؑ کی
ہستیٔ اسلام کا رازِ بقا ہوکر رہی

کربلا میں دیکھ فوجوں کی شکست اے جبرئیل
یہ شکستِ بابِ خیبر سے سوا ہوکر رہی

دل سے جو فریاد نکلی تھی عزائے شاہ میں
حشر کے دن مژدۂ عفوِ خطا ہوکر رہی

قتلِ سرورؑ کی خوشی قلبِ یزیدِ نحس میں
پُرسشِ روزِ جزا کا دغدغا ہوکر رہی

کربلا میں جو مجاہد جانبِ میداں چلا
راہ اس کی خلد ہی کا راستا ہوکر رہی

دعوتِ حق پر صدا لبیکِ حر کی دشت میں
باغِ جنت میں صدائے مرحبا ہوکر رہی

دل سے ماتیؔ کے اُٹھی موجِ ولائے اہلبیتؑ
لب تک آئی میرِ کوثر کی ثنا ہوکر رہی

سلام

اُن جبینوں کے بھی کیا نامِ خدا توقیر ہے
جن کے سجدوں کو میسّر عتبۂ شبیرؑ ہے

خوب ہیں یہ قصر بھی رضواں مگر یہ تو بتا
تیری جنت میں شبیہِ روضۂ شبیرؑ ہے

فرق ہوسکتا ہے جو ایجاد اور تجدید میں
بس وہی کچھ فرق شانِ احمدؐ و شبیرؑ ہے

کس سے ہو اے حرملہ معصوم بچے پر یہ ظلم
کارنامہ ہے شقاوت کا کہ تیرا تیر ہے

عکس جس کا آسماں پر ہے نمایاں صبح و شام
کربلا وہ خون میں ڈوبی ہوئی تصویر ہے

میں نے قیمت میں دیئے ہیں گوہرِ اشکِ عزا
اب تو اے رضواں تری جنت مری جاگیر ہے

کیمیا گر میرے ساتھ آ، کیمیا کی فکر چھوڑ
ذرّہ ذرّہ کربلا کی خاک کا اکسیر ہے

کیا کہا اک گوسپند اور معنیٔ ذبحِ عظیم
واہ پیغمبرؐ کی قربانی کی کیا توقیر ہے

ساتھ ہے جوشِ مودّت، راہبر توفیقِ رب
چل دیا، ماتیؔ، نجف کا شوق دامنگیر ہے